Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱ آنہ

المصلح

منگل ۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی اے

جلد ۶ | ۲۹ تبوک ۱۳۳۲ ہش - ۲۹ ستمبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۵۱

عنقریب بڑی مقدار میں کپڑا برآمد کرنیکے لائسنس جاری کئے جائینگے

مشرقی پاکستان کے لئے چاول کے کوٹہ میں اضافہ کر دیا گیا۔ (پاک پارلیمنٹ کا اجلاس)

کراچی ۲۸ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان نے اعلان کیا ہے کہ مستقبل قریب میں حکومت بڑی مقدار میں کپڑا برآمد کرنے کے لائسنس جاری کر رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ ان لائسنسوں کے اجراء کے نتیجہ میں کپڑے کی قیمتیں اعتدال پر آ جائیں گی۔ اور عوام کی تکلیف میں کمی واقع ہو جائے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت ملکی صنعت کی حوصلہ افزائی کرنے اور غیر ملکی زرمبادلہ کو بچانے کے لئے امریکہ کے ایک قانون کے نمونہ پر قانون وضع کرنے پر غور کر رہی ہے آپ نے وزیر خوراک کی حیثیت سے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے لئے چاول کا کوٹہ ۵۷ ہزار ٹن سے بڑھا کر ایک لاکھ ۶۵ ہزار ٹن کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر تدریجاً چاول کے نرخ کم ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ۳۰ سے ۱۶ روپے من تک چاول فروخت ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ سرحدی علاقوں سے غلہ کی ناجائز برآمد روکنے کیلئے حکومت ایک قانون بنا رہی ہے جسکے تحت اس الزام کے ثابت ہو جانے پر مجرم کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائداد کو ضبط کیا جا سکے گا۔ کانگرسی ممبر مسٹر دت نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح سرحدی علاقوں کی تمام آبادی کو تکلیف ہو گی۔ آپ نے کہا اگر حکومت عوام کو سستے بھاؤ غلہ مہیا کرتی رہے اور آسانی سے غلہ حاصل ہو سکے۔ تو ناجائز برآمد خود بخود رک جائیگی۔ ایسے قانون بنانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

سپین میں امریکی اڈوں کی تعمیر پر نکتہ چینی

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ لیبر لیڈر مسٹر بیون نے ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ دنیا میں قیام امن کے لئے روس کے ساتھ گفت و شنید ضرور شروع ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ مسٹر چرچل اگر چار بڑوں کی ملاقات کا انتظام نہ کر سکیں۔ تو انہیں مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے سپین میں امریکی ہوائی اڈوں کی تعمیر پر بھی نکتہ چینی کی اور کہا۔ کہ لیبر پارٹی اس امر کو خاموشی سے نہ دیکھے گی۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ وزیر صحت نے بتایا ہے۔ کہ یونانی دواؤں کی تاثیر کی آزمائش کرنے کے لئے کراچی میں ایک تحقیقاتی مرکز کھولا جا رہا ہے۔

تہران ۲۸ ستمبر۔ ایران کے نائب وزیر اعظم نے بتایا ہے۔ کہ اگلے ماہ کھلی عدالت میں ڈاکٹر مصدق پر حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۶ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

خشکی کے راستے حجاز جانے والا پاکستانی قافلہ ایران واپس پہنچ گیا

تہران ۲۸ ستمبر۔ ۸۸ پاکستانی حاجیوں کا جو قافلہ خشکی کے راستے حجاز گیا تھا۔ ایران واپس پہنچ گیا ہے۔ قافلے کے امیر شیخ کرم الٰہی نے کل تہران پہنچنے پر ایک بیان میں کہا کہ تمام اسلامی ملکوں میں پاکستان کے لئے حد درجہ خیر سگالی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ قافلہ پاکستان واپس آنے سے قبل مشہد بھی جائے گا۔ عہد اکبری کے بعد یہ پہلا قافلہ ہے۔ جو فریضہ حج ادا کرنے کی غرض سے اس راستے حجاز گیا ہے۔

ڈاکٹر مصدق کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا

خوزستان کے سابق گورنر جنرل حسن مظفری کو گرفتار کر لیا گیا

تہران ۲۸ ستمبر۔ ایران کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ڈاکٹر مصدق پر شاہ کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ آج سے نو دس روز قبل ہی ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس پوچھ گچھ کے نتیجے میں بہت کارآمد معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ حکومت کے ترجمان عمیدی نوری نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کے خلاف تحقیقات قریب قریب مکمل ہو گئی ہے۔ اور اس طرح مقدمہ کا مرحلہ قریب سے قریب تر آ گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انہیں موت کی سزا مل سکتی ہے۔ ترجمان نے کل اس سلسلے میں انکشافات کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ۱۹ اگست کے بعد سے اب تک ڈاکٹر مصدق سے چار مرتبہ پوچھ گچھ کی گئی ہے۔

حکومت نے جنرل مظفری کو گرفتار کر لیا ہے وہ آج سے ایک ماہ پہلے تک خوزستان کے گورنر تھے۔ ان پر ڈاکٹر مصدق کے حامیوں کے ساتھ ساز باز کرنے کا الزام ہے۔ ادھر قشقائی قبیلے نے پھر دھمکی دی ہے۔ کہ اگر ڈاکٹر مصدق اور ان کے ساتھیوں کو جلد رہا نہ کیا گیا۔ تو وہ شیراز پر حملہ کر دیں گے۔ کل قبیلے کے ایک سرکردہ رکن نے اعلان کیا کہ قبیلے کے ہزاروں آدمی اپنے سرداروں کی قیادت میں شیراز پر تین طرف سے حملہ کرنے کے لئے بالکل تیار کھڑے ہیں صرف حکم ملنے کی دیر ہے۔

٭ وہ حکومت ترکی کے ساتھ بعض اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

جاپان نے ایک سال کے اندر اندر دوبارہ مسلح ہونیکا فیصلہ کر لیا

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جاپان نے ایک سال کے اندر اندر دوبارہ مسلح ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا اور مخالف پارٹی کے لیڈر باہم مذاکرات کے بعد اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ ایک سال کے اندر اندر ایک مضبوط فوج تیار کی جائے۔ جو کم از کم ڈھائی لاکھ سپاہیوں پر مشتمل ہو۔ امریکہ سے فوجی معاہدے کے تحت جاپان اپنی فوج کی تعداد ایک لاکھ دس ہزار نفوس سے زیادہ نہیں بڑھا سکتا۔ جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کے لئے مسٹر یوشیدا اور مخالف پارٹی کے لیڈر نے متفقہ طور پر جو مشترکہ تجاویز مرتب کی ہیں انہیں واشنگٹن بھجوایا جا رہا ہے۔ تاکہ اس بارے میں امریکہ سے باقاعدہ گفت و شنید کی جا سکے۔ سوشلسٹ پارٹی نے ان تجاویز کو اس نقطہ نگاہ سے قابل اعتراض ٹھہرایا ہے۔ کہ ان کی وجہ سے جاپان کا دفاعی پروگرام امریکہ کی زیر نگرانی آ جائے گا۔

مشرقی پاکستان کی حکومت ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے قرضہ جاری کر رہی ہے

ڈھاکہ ۲۸ ستمبر۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عوام سے قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں حکومت ۱۰ اکتوبر کو ایک قرضہ جاری کر رہی ہے جو اسی روز بند ہو جائے گا۔ اس کی قیمت ۹۹ روپے ۴ آنے ہو گی۔ اور ساڑھے تین فیصدی ششماہی کے حساب سے منافع دیا جائے گا قرضے کی ادائیگی ۷ سال بعد ہو گی۔ یہ پہلا قرضہ ہے۔ جو صوبائی حکومت ترقی کی سکیموں کے لئے سرمایہ کی فراہمی کے سلسلے میں جاری کر رہی ہے۔

قضیہ سویز کے متعلق بات چیت پھر شروع ہو رہی ہے

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ قضیہ سویز کے بارے میں مصر اور برطانیہ کے درمیان غیر رسمی بات چیت پھر شروع ہو رہی ہے۔ چار دن ہوئے کہ گفت و شنید تعطل کی حد تک پہنچ کر ملتوی ہو گئی تھی۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ ان دنوں پس پردہ زبردست سودا بازی ہو رہی ہے۔ ان دنوں مسئلہ کا جو حصہ خاص طور پر موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ وہ علاقہ سویز میں فوجیں دوبارہ آ سکنے کے امکان سے تعلق رکھتا ہے۔

سپین میں پناہ گزین مفرور بیریا نہیں ہے

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ "نیویارک پوسٹ" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ آجکل جس کمیونسٹ مفرور کے بارے میں یہ خبریں اڑ رہی ہیں کہ وہ سپین میں پناہ گزین ہے۔ وہ دراصل روس کا سابق وزیر داخلہ بیریا نہیں ہے۔ بلکہ ایک امریکی مفرور جیرالڈ آئزلر ہے۔ جو کچھ عرصہ قبل اپنے کمیونسٹ رجحانات کی بنا پر بھاگ کر مشرقی جرمنی چلا گیا تھا۔ اخبار کے یورپی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ آئزلر مشرقی جرمنی سے بھی بدنام ہو کر فرار ہو گیا ہے۔ وہاں بیریا گروپ سے اس کا تعلق تھا۔ بیریا سے اس کی شکل بہت ملتی ہے۔

برطانوی وزیر جنگ ایتھنز میں

ایتھنز ۲۸ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر انتھونی ہیڈ دس روز کے غیر سرکاری دورے پر یونان آئے ہوئے ہیں۔ وہ ۵ اکتوبر کو انقرہ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں ٭

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لائنز روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۹ر تبوک ھ ۲۰۳۲

دستور بننے دو

روزنامہ "مقاصد" کراچی کی اشاعت ۲۲ر ستمبر ۱۹۵۳ء میں ایک اداریہ بعنوان "اختلافات کیوں ہیں" شائع ہوا ہے فاضل ایڈیٹر نے اس اداریہ میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ قوم پرستی۔ زبان پرستی۔ نسل پرستی۔ صوبہ پرستی اور لادینی کے طریقے اتحاد نہیں پیدا کرتے۔ بلکہ تشتت اور تفریق پیدا کرتے ہیں۔ اسلام ان تمام چیزوں کو مٹاتا ہے۔ اس لئے یہاں صرف اسلام کے نام پر اتحاد ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فاضل ایڈیٹر فرماتے ہیں۔

"اسلام کو چھوڑ کر لادینی طرز حکومت کی طرف جتنا بھی قدم بڑھتا جائے گا۔ مسلمانوں کو اتحاد۔ ڈسپلن اور اعتقاد سے بعد ہوتا جائے گا۔ مسلمانوں نے تو صرف اللہ اور رسول ہی کے ساتھ اعتقاد سیکھا ہے۔ اور اللہ کی رسی ہی کو اتحاد کی بنیاد سمجھا ہے۔ اور وہ صرف دینی نظام کے ماتحت ڈسپلن قائم رکھنا جانتے ہیں مغرب کے نعروں سے وہ حرکت میں نہیں آسکتے۔ مسلمانوں کا ضمیر۔ مزاج۔ فطرت دیندار ہے۔ وہ لادینی۔ قوم پرستی اور وطنی عصبیت اختیار کرکے سوائے اس کے کہ مسلمان ہو جائیں اور کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے۔ اور مسلمان پنجابی۔ سندھی۔ بنگالی۔ سرحدی کے درمیان کوئی بنیاد مشترک باقی ہی نہیں رہتی۔ وہ قوم پرستی اور وطنی اور لسانی عصبیتوں پر لڑ سکتے ہیں متحد نہیں ہو سکتے۔ ان کی بنا پر یورپ بھی لڑا ہے اور لڑتا ہی رہتا ہے۔ اللہ کی رضامندی، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضامندی اور عاقبت کی کامرانیوں کی فکر تو صرف آدمیوں کا اور انسانوں کا کام ہے۔ اگر دوسروں کی طرح پاکستان بھی حیوان ناطق کے درجے پر تنزل کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ تو ان کو کچھ اور حاصل ہو سکتا ہے۔ پاکستان سے ان کو ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور اس کا ہر ٹکڑا الگ الگ آزادی سے محروم ہوگا۔

مرکز میں نیابت اور زبان کے معاملے میں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان اگر سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ یا یہ اختلاف ہمیشہ کے لئے مٹ سکتا ہے۔ تو اسلام کی یکانہ پر اسلامیت کی محافظت کی فکر میں اور نظام اسلامی کے ماتحت مسلمانوں کے درمیان سوائے اسلام کے اور کسی دوسری بات پر ہرگز اتحاد ممکن نہیں ہے۔ اسلام ہی سے قومی فوائد حاصل ہوں گے۔ اور اسلام ہی سے بین الاقوامی فوائد اور صرف اسلام ہی کی بنیاد پر پاکستان قائم رہ سکتا ہے۔ مستحکم ہو سکتا ہے اور ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا وہ سب پاکستان کے دشمن ہیں جو اسلامی دستور اور اسکے ماتحت پاکستانیوں کو قرآن و سنت کے مطابق تنظیم کے مخالف ہیں۔ وہی لسانی فتنے کے محرک ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اور اسلام ہی کی بنیادوں پر یہ قائم رہ سکتا ہے۔ سیمنٹ کی عمارت مٹی کے گارے سے مرمت نہیں کی جاسکتی۔ لوہے کے ٹکڑوں کو لئی سے نہیں جوڑا جا سکتا۔"

ہم فاضل ایڈیٹر کی اس عبارت کے حرف حرف سے متفق ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے اس اداریہ میں یہ بھی سو فیصدی سچی بات لکھی ہے کہ

"قائد اعظم محمد علی جناح نہ مولوی تھے نہ ملا تھے۔ لیکن وہ مخلص مسلمان تھے۔ اور بے شک وہ فن سیاست کے حکیم بھی تھے۔ ان کی حکیمانہ نظر اس نکتے تک پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے درمیان اگر اتحاد ممکن ہے تو وہ صرف دین کی بناء پر ہے۔ لہذا انہوں نے ان کو نہ وطن کے نام پر آواز دی۔ اور نہ زبان کے نام۔ انہوں نے ان کو صرف اسلام کے نام پر متحد ہونے کے لئے کہا۔ اور مسلمان آناً فاناً متحد ہو گئے۔ مسلمانوں میں دین ہی کے نام پر اتحاد پیدا ہوا۔ دین ہی کے نام پر ڈسپلن پیدا ہوئی اور دین ہی کے نام پر ان میں اعتقاد پیدا ہوا۔

کوئی حقیقت پسند انسان اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ قائد اعظم کی کامیابی کا راز یہی تھا کہ انہوں نے اسلام کے نام پر تمام یا اکثر مسلمانوں کو ایک محاذ پر جمع کر دیا تھا۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے جہاں دستور سازی کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ

"آج دستور یہ پاکستان کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ یہ چھ برس سے قائم ہے۔ اور سال میں کئی کئی بار اجلاس کرتی رہی۔ مگر مسلمانوں میں ایسی بے چینی اور بیقراری اس سے پہلے کبھی دیکھی نہیں گئی۔ ارکان اسمبلی سے وفود مل رہے ہیں۔ اور ان سے باصرار کہہ رہے ہیں کہ دستوریہ اسلامی ہو قرارداد مقاصد کے مطابق ہو بنیادی کمیٹی کی آخری سفارشات اور اسپر علماء کی ترمیمات قبول کی جائیں۔

سرکاری حلقوں میں بڑی دوڑ دھوپ ہے۔ ان کے پیامبر بھی اور خود وزراء بھی دستوریہ کے ارکان کے پاس آجا رہے ہیں۔ یہ کیا کہتے ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق بس اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے انہیں عارضی دستور پر اصرار ہوگا۔ اور عارضی دستور یا کسی دستور سے بھی انہیں کیا دلچسپی انہیں تو صرف اس سے دلچسپی ہوگی۔ کہ موجودہ حکومت کسی طرح قائم رہے۔ عارضی دستور کی خواہش بھی اسی لئے ہے۔ اگر یہ بات بغیر عارضی دستور کے حاصل ہو جائے۔ تو وہ عارضی دستور سے بھی دستبردار ہو جائیں"۔

ہمیں اس سے اتفاق نہیں ہے۔ اس میں جیسا کہ ہم ان کالموں میں پہلے بیان کر چکے ہیں یہ بلا وجہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ جو دستور بنایا جا رہا ہے وہ اسلامی بنیادوں پر نہیں ہوگا۔ پھر فاضل ایڈیٹر کا اس بات پر زور دینا بھی کہ

"بنیادی کمیٹی کی آخری سفارشات اور علماء کی ترمیمات قبول کی جائیں"

ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ جب اسمبلی میں تمام دنیا کے سامنے قرارداد مقاصد پاس ہو چکی ہوئی ہے۔ تو پھر اسمبلی پر "بنیادی کمیٹی کی آخری سفارشات" اور اسپر "علماء کی ترمیمات کو قبول" کرنے کی قید لگانا کس طرح جائز ہے؟ اس کے تو پہلی بات کے متعلق یہ معنی ہیں کہ جو "بنیادی کمیٹی" خود اسمبلی نے بنائی تھی اس کے بنائے ہوئے اصولوں میں اسمبلی کو ترمیمات کرنے کا اختیار سلب ہو گیا ہے۔ اور دوسری بات کی صورت میں جو کچھ علماء نے ترمیمات کر دی ہیں وہ وحی و حدیث کا درجہ اختیار کر گئی ہیں۔

پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ علماء کو تو ترمیمات کرنے کا اختیار ہے۔ مگر اسمبلی کو نہیں حالانکہ جو ترمیمات ان علماء نے شائع کی ہیں۔ خود ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض باتوں میں خود علماء کا بھی باہم اختلاف ہے۔ چنانچہ حضرات مولانا ابوالحسنات مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا مفتی محمد صاحب دل صاحبان نے باقی علماء سے کم سے کم ایک بات میں اختلاف کیا ہے۔ اور علماء کے بورڈ کے متعلق ایک دوسری تجویز پیش کی ہے۔ جیسا کہ ترمیمات میں تسلیم کیا گیا ہے۔ (دیکھو باب ۳ پیراگراف ۴، ۵، ۶، ۸ علماء کی ترمیمات)

سوال یہ ہے کہ ان دونوں تجویزوں میں سے کونسی اسلامی ہے اور کونسی غیر اسلامی اور اس کا فیصلہ کون کرے۔ اسلام کا یہ اصول تو فاضل ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہی ہوگا کہ "حق حق ہی ہے خواہ اکثریت اس کے خلاف ہو"۔

آخر میں روزنامہ "مقاصد" کے فاضل ایڈیٹر فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کو اور اس کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کو چاہیئے کہ ان لوگوں کے مشورے سننے سے انکار کر دیں جو مسلم لیگ کی تحریک میں شامل نہیں تھے۔ اور قائد اعظم کی قیادت پر متفق نہیں تھے۔ پھر یقیناً اسی اجلاس میں دستور بھی وضع ہو جائے گا۔ اور تمام اختلافات رفع ہو جائیں گے"۔

ہمیں فاضل ایڈیٹر صاحب سے اس امر میں بھی کلی اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ اگر دستور سازی کے معاملہ میں ایک دشمن بھی صحیح رائے دے۔ تو اس کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرکے اگر صحیح معلوم ہو تو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر فاضل ایڈیٹر کی رائے میں ان کا یہ اصول درست ہے۔ تو وہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق کیا فرمائیں گے۔ اور جو جیسے کا پروپیگنڈا وہ بذریعہ پوسٹر بازی و مظاہرات دھیہ ہا کے قرارداد ہائے کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔ آپ اور تمام مسلمان جانتے ہیں کہ پاکستان اور قائد اعظم کی قیادت کے سب سے بڑے اصولی منکر مودودی صاحب اور ان کی جماعت تھی؛

کیا ہم امید کریں کہ فاضل ایڈیٹر مودودی صاحب کی جماعت کے موجودہ امیر جناب مولانا سلطان احمد صاحب کی خدمت میں اپیل کریں گے کہ وہ اس بے کار جدوجہد سے باز آئیں اور مسلمانوں کا روپیہ اور وقت فضول ضائع نہ کریں اور دستور سازی کے کام میں ناحق روڑے اٹکانے کی کوشش نہ فرمائیں۔ اور بھولے بھالے عوام کے جذبات بھڑکا کر ملک میں فتنہ وفساد کا دروازہ کھولنے سے پرہیز کریں۔ انہوں نے اور ان کی جماعت نے تقسیم سے پہلے اکثر اور تقسیم کے بعد بھی بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے ہمیشہ قائد اعظم کی قیادت سے برملا اور نہایت واضح لفظوں میں انکار سے پر لٹریچر شائع کیا ہے۔ اور ان کی وہی ضدی نہ کہ استقامتی ذہنیت ہے۔ جو آج تک ان کو نہ صرف بے کار طور پر بلکہ خطرناک طور پر حکومت کی سو فیصدی مخالفت پر پینترا جمانے پر آمادہ کئے ہوئے تھے؛

ہمارا خدا گواہ ہے کہ ہم جیسا کہ ہم نے ادھر عرض کیا ہے۔ دستور سازی میں مودودی صاحب

ان کی جماعت کے کسی فرد یا دیگر ہر قسم کے علمائی رائے کو بالکل نظر انداز کر دینے کو ہرگز مستحسن نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہماری یہ رائے ہے۔ کہ ایسے اہم معاملہ میں بڑے سے بڑے دشمن کی رائے کو بھی محسوب کرنا لازمی ہے۔ مگر جس بات کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ وہ مودودی صاحب کی جماعت کا وہ طریق کار ہے جو انہوں نے اپنی رائے پیش کرنے کا نہیں بلکہ دراصل خود اقتدار پر قابض ہونے کے لئے اختیار کر رکھا ہے، جو ملک و قوم کے لئے سخت ضرر رساں ہے، اور اس دیانت کا حامل نہیں جو ملک و قوم کے ایک سچے خیر خواہ کا اگرچہ اصولاً موجودہ اہل اقتدار کا وہ سخت دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ اولین اصول ہونا چاہیئے۔

ہم فاضل ایڈیٹر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے موقر جریدہ روزنامہ مقاصد .... کی اسی اشاعت میں جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ مضمون کی وہ سو سید ادبی اور وہ تجاویز غور سے پڑھیں۔ جو مودودی صاحب کی جماعت نے مختلف جگہوں پر دستور سازی کے متعلق پاس کی ہیں۔ کیا ان میں انہیں جبر و اکراہ کی نشاندہی نہیں ملتی۔ کیا حق کا فیصلہ حکومت کو دھمکیاں دینے سے کیا جاتا ہے۔

شروع ہی سے مودودی صاحب اور انکی جماعت نے اس قسم کا انداز بیان اختیار کر رکھا ہے۔ جیسا کہ مثلاً

"اس جلسۂ عام کو اندیشہ ہے۔ کہ عارضی یا قسط وار دستور کے ذریعے پاکستانی قوم کو اسلامی دستور سے اور بھی دور کر دیا جائیگا۔ اگر حکومت نے طاقت کے بل بوتے پر کوئی ایسا نامکمل یا عارضی دستور بنایا۔ جو قوم کے مزاج کے خلاف اور اسلام سے فرار کے مترادف ہوا۔ تو اس کے نتائج کی ذمہ داری موجودہ حکومت اور دستور ساز اسمبلی پر ہوگی۔ (تجویز ۲ سکھر کی تمام جماعتوں کی طرف سے)

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک پاکستانی قوم کا مزاج کیسا ہے؟ کیونکہ ان کے نزدیک کفر کی کوئی بات نہیں ہے۔ جو قوم کے مزاج میں جزو نسخہ نہیں۔ یہاں دیکھنے والی چیز صرف یہ ہے۔ کہ ان الفاظ کا سوا اس کے اور کیا مطلب نکل سکتا ہے۔ کہ اگر ان کی مرضی کے خلاف دستور بن گیا۔ تو وہ ملک میں حکومت کے خلاف شورش پھیلا دیں گے۔ اور اسکی اصل ذمہ داری حکومت اور اسمبلی پر ہوگی۔ شورش پھیلانے والوں پر نہیں ہوگی؟ کیونکہ انہوں نے مودودی صاحب کی جماعت کی تجویز کے مطابق عمل نہیں کیا۔ کیا اسی کا نام آئینی طریقے ہیں؟

اگر یہی آئینی طریقے ہیں۔ تو پھر "لا اکراہ فی الدین" کے معنی یہ ہوں گے کہ بھولے بھالے عوام کے جذبات کو بھڑکا کر اور ان کی شورش کی دھمکیاں دے کر دوسروں پر اپنا "دین" ٹھونسو۔ مشہور ضرب المثل ہے۔ "نیکی برباد گناہ لازم" اس مثل کے یہ معنی بھی کئے جا سکتے ہیں۔ کہ یہ جماعت اپنی اچھی باتوں کو بھی جنہیں حکومت کو اختیار کر لینا چاہیئے۔ اپنے مبارزانہ طریق کار سے برباد کر رہے ہیں۔ کیونکہ "ان اللہ لا یحب الفساد" کے اصول کی خلاف ورزی سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ جس کے سیلاب میں نیکیوں کا بڑے سے بڑا پشتارہ بھی بہہ جاتا ہے۔ الفتنۃ اشد من القتل اور یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ

قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ

جس سے اللہ تعالےٰ نے حکومت کو فتنوں کو فرو کرنے کے لئے جبر جیسی نامرغوب چیز کی بھی اجازت دی ہے۔ [illegible]

درخواست دعا۔ خواجہ عبدالکریم صاحب خالد سابق درویش قادیان کو ۱۶ ستمبر کو اللہ تعالےٰ نے ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں، کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر دے اور دین و قوم کا خادم بنائے۔ نیز مسعود احمد صاحب عاطف نے ایم۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہوا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے

—(از میاں عبدالغنی صاحب)—

(۱)

ذرہ ذرہ مجھ کو کوہِ طور ہے
قطرہ قطرہ سلسبیلِ نور ہے
پتہ پتہ جنتِ مسحور ہے
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۲)

خندۂ گل میں تبسم ہے ترا
آبشاروں میں ترنم ہے ترا
بحر میں رقصاں تلاطم ہے ترا
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۳)

کوہ سے عظمت نمایاں ہے تری
دشت سے ہیبت نمایاں ہے تری
بحر سے سطوت نمایاں ہے تری
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۴)

صبح کیا ہے تیرے ماتھے کی جھلک
شام کیا ہے تیرے گیسو کی لٹک
روز روشن تیرے چہرہ کی دمک
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۵)

مہر میں جلوہ نما تیرا جلال
ماہ میں پرتو فگن تیرا جمال
نقشِ قدرت سے عیاں تیرا کمال
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۶)

ہے گل و بلبل کہ محمود و ایاز
لیلیٰ ماہ وش کہ قیس جانگداز
تیرے ہی جلووں کے ہیں راز و نیاز
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۷)

مہر بطحا میں درخشاں ہے تو ہی
ماہِ کدعا میں بھی تاباں ہے تو ہی
نجم ربوہ میں بھی رخشاں ہے تو ہی
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۸)

منظرِ ہستی کے یہ نقش و نگار
تیری ہی قدرت کے ہیں رشکِ بہار
تجھ سے ہی پیدا ہے یہ باغ و بہار
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۹)

صورت آئینہ خانہ ہے جہاں
ہے یہاں وحدت تری جلوہ کناں
جلوۂ وحدت سے ہے کثرت عیاں
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

(۱۰)

اے کہ تو ارض و سما کا نور ہے
حسن سے تیرے غنی مخمور ہے
عشق کے اظہار پر مجبور ہے
کون کہتا ہے کہ تو مستور ہے
تیرے جلووں سے جہاں معمور ہے

ایک غیر احمدی دوست کی خواب اور اس کی تعبیر

ایک غیر احمدی دوست نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں ایک خواب ارسال کی ہے۔ وہ خواب اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ اس کی تعبیر درج ذیل کی جاتی ہے۔

میر بانکا خان ولد دادو علی (منادی کرنے والا) سکنہ گوجر خان نے یکم مارچ ۱۹۵۳ء کی رات کو یہ خواب دیکھا۔ "ایک عالیشان مکان ہے۔ جس میں کوئی خوشی کی تقریب ہے۔ قالین بچھے ہوئے ہیں۔ گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں۔ کرسیاں اور میز قرینے سے لگے ہوئے ہیں۔ اور علاقے کے روٗسا اور علماء زرق برق لباس میں ملبوس اندر داخل ہو رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیسی تقریب ہے۔ تو مجھے بتلایا گیا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف لانے والے ہیں۔ اور یہ لوگ ان کے استقبال کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ میں چونکہ غربت کی وجہ سے اپنے آپ کو ان روٗسا کے اندر بیٹھنے کے قابل نہ سمجھتا تھا۔ اس لئے کمرے میں داخل نہ ہوا۔ بلکہ دروازے میں کھڑا رہا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بزرگ شاہانہ فوجی لباس میں اوپر سے سیڑھیوں کے ذریعہ اتر رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کوڑا ہے۔ آتے ہی انہوں نے ان روٗسا اور علماء کو مارنا شروع کیا۔ انہوں نے شور مچایا۔ اور چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ کچھ عرصہ یہ مار دھاڑ ہوتی رہی۔ پھر وہ لوگ چلے گئے۔ اور اس بزرگ نے میری طرف نگاہ اٹھائی۔ اور مجھے بغیر کچھ کہے واپس سیڑھیوں کے راستے چلے گئے۔ میرے دل میں ان سے ملاقات کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ میں نے کسی سے دریافت کیا۔ کہ ان سے ملاقات کیسے ہو سکتی ہے۔ تو مجھے بتلایا گیا۔ کہ یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر گلی میں ایک کچا مکان ہے۔ اس مکان کی دیوار پھاند کر تم ان کے پاس پہنچ سکتے ہو۔ میں اس کے بتائے ہوئے راستہ پر گیا۔ اور اس مکان میں پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بزرگ ہیں۔ لیکن اب درویشانہ لباس میں ہیں۔ اور آگ کی دھونی ان کے سامنے سلگ رہی ہے۔ کپڑے سفید ہیں۔ اور لمبا قمیص پہنا ہوا ہے۔ قبلہ رخ زمین پر بیٹھے ہیں۔ ان کے قریب ایک الٹی کی ہوئی چارپائی پر محمد رفیق نامی (یہ شخص پیر پرست ہے) ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ میں ان کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا۔ کافی دیر تک وہ میری طرف دیکھتے رہے۔ اور پھر محمد رفیق سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ اس نے کہا۔ کہ یہ بانکا منادی کرنے والا ہے۔ پھر آپ میری طرف مخاطب ہوئے۔ اور پوچھا کہ تم کو پیر گولڑہ نے تعویذ دیا تھا۔ میں نے کہا ہاں دیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس نے کچھ فائدہ کیا۔ کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ کوئی فائدہ نہیں کیا۔ فرمایا۔ آئندہ بھی کوئی فائدہ نہیں کرے گا۔ پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور روانہ ہو گئے۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ یہاں تک کہ آپ ذوالفقار علی خان کی کوٹھی کے باغ میں ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ وہاں میں نے کسی سے سوال کیا۔ کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ یہ ملک کے بادشاہ ہیں۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کی خاطر گشت کر رہے ہیں۔ قریب کی ایک گلی میں ایک دوسرے بزرگ سفید کپڑے پہنے ہوئے گذر رہے تھے۔ ان کی بابت میں نے دریافت کیا۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ جرنیل ہیں۔ پھر وہ پہلے بزرگ اپنی جگہ سے اٹھے۔ اور میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپ جی۔ ٹی روڈ پہنچ گئے۔ وہاں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ اور ایک بزرگ تقریر کر رہے تھے۔ جن کے کپڑے سبز رنگ کے تھے۔ اور سبز لمبا چغہ پہنے ہوئے تھے۔ میں اس تقریر کو بھی سن رہا ہوں۔ اس تقریر میں ان کی تعریف و توصیف بیان کی جا رہی ہے۔ اور لوگوں کو کہا جا رہا ہے۔ کہ فساد نہ کرو۔ امن سے رہو۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ تقریر کرنے والے بزرگ وزیر اعظم ہیں۔ پھر میں انہی بزرگ کے پیچھے روانہ ہوا۔ آپ اس وقت قبلہ کی طرف جا رہے تھے۔ ہم ایک قریب کے ہوٹل میں داخل ہوئے۔ میں پیچھے ہی تھا۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔"

میں حیران تھا۔ کہ یہ تینوں بزرگ بادشاہ جرنیل اور وزیر اعظم کون ہیں۔ ایک دن میں بازار گوجر خان میں گذر رہا تھا۔ صبح کا وقت تھا۔ مجھے ایک کاغذ نظر آیا۔ جس کو بتی کی طرح لپیٹا گیا تھا۔ میں نے اس کو اٹھایا۔ اور اس کو کھولا۔ تو اس پر تین تصویریں تھیں۔ میں نے خواجہ عبد الصمد احمدی کو وہ کاغذ دکھلایا۔ اس نے کہا۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے انہیں خواب میں دیکھا ہے۔ وہ بادشاہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور وہ جرنیل خلیفہ اول مولوی نور الدین صاحب ہیں۔ اور وزیر اعظم موجودہ خلیفہ صاحب ہیں۔

تعبیر خواب: حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "خواب واضح ہے مگر ہماری بادشاہت دنیوی نہیں روحانی ہے۔ دنیا کی بادشاہت دنیا داروں کو مبارک ہو۔ ہم تو دلوں کی بادشاہت چاہتے ہیں۔ جس میں ایثار، قربانی اور خدمت پر فخر ہوتا ہے۔" (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کرنل ڈگلس کے ساتھ ایک ملاقات

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بی۔ اے مقیم لنڈن)

کرنل ڈگلس کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ ہی احترام سے لیا جاتا رہے گا۔ کرنل ڈگلس نے اپنے عہد اقتدار میں جس غیر جانبدارانہ رویہ کو اختیار کیا۔ اور اپنے ہم خیالوں اور اپنے ہم مذہب بھائیوں کی ذرہ بھر پروا نہ کرتے ہوئے اپنے فہم رسا اور اپنی فطرت سلیم سے کام لیتے ہوئے حق اور انصاف کا دامن نہ چھوڑا۔ یہ ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے۔ جس نے اس نام کو تاریخ احمدیت میں مدون کر دیا ہے۔ یہ تاریخی ہستی آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان بن کر موجود ہے۔ دو روز کی بات ہے۔ کہ مکرم محترم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کرنل ڈگلس کی ملاقات کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ مجھے بھی ان کی معیت میں جانے کا موقعہ ملا۔ اور اس تاریخی محترم ہستی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ کرنل ڈگلس کی عمر اس وقت نوے سال کے لگ بھگ ہے۔ ۲۳ نومبر کو نوے سال پورے ہو جائیں گے۔ ضعف پیری کا اثر ضرور ہے۔ مگر ہاں عام صحت اب بھی اچھی ہے۔ انہوں نے اپنے کمرے کو اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصاویر سے مزین کیا ہوا ہے۔ ان تصاویر کی تعداد بیالیس سے اوپر ہی ہوگی۔ ان میں ایک تصویر انہوں نے لائل پور کے ایک بوڑھے صاحب کی بنائی ہوئی ہے۔ جنہوں نے سبز عمامہ پہن رکھا ہے اور حنائی رنگ کی لمبی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ اور دوسری قابل ذکر تصویر روضۂ تاج محل آگرہ کی ہے۔ لیکن انہوں نے اب اس شغل کو بینائی کی کمی کے باعث چھوڑ دیا ہے۔ لیکن تالیف و تصنیف کا کام ابھی جاری رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ان کی تیسری کتاب چھپ کر منصۂ ظہور میں آ چکی ہے۔ کتاب کا نام یہ ہے۔ Lord oxford and The Shakespeer gomp

اسی قسم کی مصروفیات کے باوجود انہوں نے ہمیں نصف گھنٹہ ملاقات کا موقعہ دیا۔ چھوٹتے ہی انہوں نے دریافت کیا۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کا کیا حال ہے۔ اور احمدیت کی مخالفت کا کیا حال ہے؟ چودھری صاحب موصوف کی ہستی اور ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ چودھری صاحب کے قیمتی وجود کی قدر کرنی چاہیئے۔

احمدیت کے متعلق انہوں نے کہا۔ کہ یہ تحریک [illegible] کیا آئندہ ترقی کر سکے گی۔ لیکن مجھے اس کے راستے میں بہت سی مشکلات حائل نظر آتی ہیں۔ پھر انہوں نے اپنی زندگی کے ان ایام پر نظر دوڑاتے ہوئے جو انہوں نے ہندوستان میں گذارے تھے۔ کہا کہ ساٹھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ اب تک موجود ہے۔ جس وقت مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود) دائیں طرف اور پادری مارٹن کلارک بائیں طرف کھڑے تھے۔ اور میرے سامنے مرزا صاحب کے خلاف جعلی مقدمہ دائر تھا۔ اور مارٹن کلارک مرزا صاحب (مسیح موعود) کے خلاف گواہی دے رہا تھا اور پستول نکال کر سامنے رکھ رہا تھا۔ کہ یہ مرزا صاحب نے عبد الحمید کو دیا تھا۔ وکیل کا نام تو مجھے یاد نہیں۔ مگر جب اس نے عبد الحمید سے سوال کیا۔ کہ کیا تمہارے ساتھ اس فعل میں کوئی Accomplice تھا۔ تو اسے مرزا صاحب (مسیح موعود) کا نام تو زبانی تھا اس لئے اس کے ہاتھ پر اس کے شریک کاروں نے مرزا صاحب (مسیح موعود) کا نام لکھ دیا تھا۔ اور وہ اپنا ہاتھ دیکھ رہا تھا۔ اس پر مجھے شک ہوا۔ کہ آخر یہ اپنا ہاتھ کیوں دیکھتا ہے۔ جواب کیوں نہیں دیتا۔ معلوم کرنے پر حقیقت آشکارا ہوئی۔ کہ وہ اپنے ہاتھ پر سے نام پڑھ رہا تھا۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں خیال آیا۔ اور میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ لڑکا کہاں رہتا ہے۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ پادریوں کے پاس رہتا ہے۔ میں نے اسی وقت کہا کہ اس لڑکے کو علیحدہ لے جاؤ۔ اور پولیس کی نگرانی میں رکھو۔ چنانچہ ایسا کرنے سے اس پر سے پادریوں کا اثر اور رعب زائل ہو گیا۔ اور اس نے حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ مزید کہا کہ میں چاہتا تھا۔ کہ جعلی مقدمہ کے سرکردہ لوگوں کو سخت سزائیں دوں مگر مرزا صاحب کے خلاف اس قدر تعصب تھا۔ اور لوگ برافروختہ ہوئے ہوئے تھے۔ کہ میں نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ ان پر سختی نہ کی جائے۔ مبادا حالات اور زیادہ کشیدہ ہو جائیں۔ اس لئے انہیں سخت سزائیں دینے سے گریز کیا۔ یہ تمام واقعہ وہ ایسے پیرایہ میں بیان کر رہے تھے۔ کہ سننے والا محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ اس میں ایک لذت اور فخر سا محسوس کرتے ہیں۔ جو ایک نیک کام کرنے والے کو نیکی کر کے محسوس ہوتا ہے۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ انہوں نے حقیقت کو پا کر اپنے ہم مذہب لوگوں کا خیال نہ کرتے ہوئے حق اور راستی کا ساتھ دیا۔ اور یہ ایک کارنامہ تھا۔

اگرچہ انہوں نے ربوہ کو دیکھا تو نہیں مگر ان کا حافظ ابھی اسی قطعہ اراضی کو Recall کرنے میں اسی قدر ممد ثابت ہوا ہے۔ کہ فوراً وہ جگہ پہچان لی۔ اور کہا کہ وہاں سے کئی دفعہ انہیں گذرنے کا اتفاق ہوا تھا۔

یہ بھی ذکر کیا کہ میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام انسان تھے۔ اور خدا کے رسول۔ جیسے دوسرے انبیاء کرام۔ میں انہیں خدا نہیں مانتا۔ اور نہ ہی میں تثلیث کا قائل ہوں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب (مسیح موعود) کو بھی خدا کا برگزیدہ انسان اور نبی تصور کرتا ہوں۔ مگر ان پر ایمان لانا اس لئے ضروری نہیں سمجھتا کہ حضرت مسیح کے وجود اور ان کی پیروی سے میری تسلی ہو جاتی ہے۔ ان سب واقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں احمدیت کے ساتھ ایک لگاؤ ہے۔ ایسا لگاؤ جو*

*جو سلیم الطبع اور نیک فطرت کو حق اور سچائی کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہذا اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس شریف الطبع ہستی کو منتخب فرمایا۔ کہ وہ اس کے برگزیدہ مامور کی صداقت [illegible] حقیقت سے آگاہ کر دے۔ اور اسی نیکی کے عوض اس کا نام ہمیشہ کے لیے تاریخ احمدیت میں مدون کر دے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

امریکہ میں تعلیم کی رفتار

امریکہ میں ہر پانچ اشخاص میں سے ایک شخص سکول میں دن بھر تعلیم پا رہا ہے۔ سنہ ۱۹۵۱ء اور سنہ ۱۹۵۲ء میں امریکہ کی ۱۵ کروڑ ۶۰ لاکھ کی آبادی میں سے ۳ کروڑ پانچ لاکھ طلباء ابتدائی اور سکنڈری ہائی سکولوں میں تعلیم پاتے تھے۔ کالجوں یونیورسٹیوں تجارتی اور نرسنگ سکولوں میں تقریباً ۲۵ لاکھ طلباء تعلیم و تربیت پا رہے تھے۔ بہت سے طلباء حرفت یا کوئی پیشہ سکھانے والے پرائیویٹ اور تربیتی سکولوں میں پورے دن کی تعلیم پاتے تھے۔ اور کچھ لوگ نصف وقت کے بالغان کو پڑھانے والے تعلیمی اداروں۔ اور کچھ خط و کتابت ٹائپ اور حساب کتاب سکھانے کے ہر درجے کے تربیتی سکولوں میں داخل تھے۔

پچھلے برس ہر دس میں سے نو طلباء نے۔ ابتدائی سکولوں میں آٹھ سال کا کورس پورا کیا۔ اور کامیاب ہو کر نکلے اسی تعداد کے نصف سے زیادہ طلباء نے۔ ہائی سکولوں کا کورس پورا کیا تعلیم کے اس حیرت انگیز ریکارڈ کا سبب امریکی لوگوں کا بلند معیار زندگی اور ان کی فی کس قوت پیداوار ہے۔ جس پر اس بلند معیار زندگی کی بنیاد ہے جنگ میں بھی اب جو کلیتہً میکانکی صورت پا چکی ہے۔ حالیہ کامیابی کی وجہ یہی قوت پیداوار تھی۔

امریکہ میں جمہوری حکومت کی کامیابی اور بصیرت کی بھی اسی سے تشریح ہوتی ہے۔ ہماری دلیل کے مطابق جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا۔ حکومت عوام کی خدمت بجالانے کے لئے ہے۔ حصول تعلیم کے لئے انتظامات اور مواقع مہیا کرنا بھی ایک طریقہ ہے۔ جس سے حکومت لوگوں کی خدمت کرتی ہے۔ تاکہ انہیں زندگی کی مسرتیں مکمل اختیارات اور طاقت حاصل ہو سکے۔

امریکہ کی ۴۸ ریاستوں میں ہر ایک میں محکمہ تعلیم قائم ہے۔ (شائد بس کا کچھ اور نام ہے) جو دوسرے ملکوں کی وزارت تعلیم کے سے اختیارات رکھتا ہے۔

مرکزی حکومت میں ایک مرکزی دفتر ہے۔ جو ریاستوں کے مابین تعلیمی اطلاعات اور تجربوں وغیرہ کا تبادلہ کرتا ہے یہ محکمہ تمام قسم کے تعلیمی کاموں کے اعداد و شمار شائع کرتا اور انہیں دوسری ریاستوں میں تقسیم کرتا ہے۔ تاکہ وہ دوسری ریاستوں کے تعلیمی پروگراموں کا آپس میں مقابلہ کر سکیں یہ دفتر دوسرے ملکوں میں تعلیمی سرگرمیوں کے متعلق بھی معلومات حاصل کرتا ہے۔ تاکہ امریکہ کے معلم اور ٹیچر ان سے فائدہ اٹھا سکیں یہ دوسری مرکزی ایجنسیوں کی جس میں کانگرس بھی شامل ہے۔ تعلیمی مفادات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور ان مرکزی ایجنسیوں کی اطلاعات و معلومات سکولوں تک پہنچاتا ہے۔

ریاستوں کی طرف سے درخواست کئے جانے پر یہ دفتر سارے ملک کے تعلیمی تجربے۔ اور ماہرین کے مشورے حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح ریاستوں کو اپنے تعلیمی مسئلے حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۹ء و سنہ ۱۹۵۰ء میں۔ ۸۳۲۳۷ مقامی سکول بورڈ تھے۔ جن میں ۲۸۱۰۰۰ مردوں اور عورتوں نے مفت اور بلا تنخواہ اپنی خدمات سکولوں کے انتظامات وغیرہ کے لئے پیش کیں۔ امریکہ کے لوگ اپنے اپنے علاقوں کے سکولوں کے انتظامات اپنے ہاتھ میں ہی رکھنا پسند کرتے ہیں۔ تاکہ مقامی کنٹرول یقینی ہو۔ ابتدائی سیکنڈری پبلک سکولوں کے اخراجات کے فنڈ میں مقامی جائیداد پر ٹیکسوں سے ۵۷ فی صدی آمدنی ہوتی ہے۔ جو سکول بورڈوں کے مقامی نمائندے لگاتے ہیں۔ ریاستوں کی طرف سے آج کل ۴۰ فیصدی اور مرکزی ذرائع سے باقی ۳ فیصدی رقم دی جاتی ہے۔

جان الامریکہ کا ایک متوسط لڑکا ہے اب اس کے تعلیم پانے کا حال سنیئے:

جان چھ برس کی عمر میں سکول میں داخل ہوتا ہے (بہت سی ریاستوں میں بچے اس عمر سے پہلے نرسری اور کنڈرگارٹن سکولوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ بچے ۸ برس کی عمر میں تعلیم شروع کرتے ہیں)۔

جان ابتدائی سکول میں پہلی جماعت میں داخل ہوگا۔ ۸ سال جان اس سکول میں پڑھنا لکھنا اور حساب وغیرہ سیکھے گا۔ اپنے خیالات کے اظہار کی تربیت بھی پائے گا۔ جغرافیہ دنیا اور اپنے ملک کی تاریخ اور ابتدائی سائنس کا مطالعہ کرے گا۔ اسے جسمانی ورزش کی تربیت روزانہ دی جائے گی۔ وقت وقت پر اس کا جسمانی معائنہ ہوتا رہے گا۔ اور جسم کو درست رکھنے کے لئے اسے ہدایات ملتی رہیں گی۔

جان کسی موسیقی یا آرٹ یا۔۔۔۔۔ کسی دوسری تخلیقی سرگرمی میں بھی حصہ لیتا ہے۔ اس ابتدائی سکول میں جان یہ باتیں سیکھتا ہے۔ جو ہر ایک پیشے کے لوگوں کے لئے مفید ہوں۔ جان سال [illegible] دن ہفتے میں پانچ دن سوموار سے جمعہ تک پونے نو بجے سکول میں آتا ہے۔ اور سہ پہر کو ساڑھے تین بجے تک پڑھتا ہے۔ اس طرح جان ۱۴ برس کی عمر میں اس سکول کے ان ہر دس طلباء میں سے نو کے ساتھ ہی تعلیم ختم کرتا ہے۔ جنہوں نے پہلی جماعت سے اس کے ساتھ تعلیم شروع کی تھی۔ جب جان پبلک ہائی سکول میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کے سامنے کئی قسم کے مضامین اور کورس (نصاب) ہوتے ہیں۔ جنہیں اپنی پسند کے مطابق اختیار کر سکتا ہے۔ وہ کالج کے لئے تیاری اور کوئی اور تجارتی اور حرفتی تعلیمی کورس اختیار کر سکتا ہے ٹائپ اور بک کیپنگ دستجارتی حساب کتاب رکھنا سیکھ سکتا ہے۔ اور اس طرح تجارتی دنیا میں اس کے لئے کام کاج کا دروازہ کھل سکتا ہے۔

وہ کسی اور پیشے کی تربیت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اور حرفتی آلات اور ہتھیاروں کا استعمال سیکھ سکتا ہے۔ وہ کھیتی باڑی کے کام یا ہوم میکنگ (گھر بسانے کی تربیت پا سکتا ہے۔ یا کوئی عام نصاب پسند کر سکتا ہے۔ اور اس طرح چار برس تک کتنے ہی مضامین اور کلچر سرگرمیوں میں اپنے آپ کو ماہر بنا سکتا ہے مثلاً فرض کیجئے اپنے بعض دوسرے ساتھیوں کی طرح جان ایسے مضامین پسند کرتا ہے۔ جو کالج میں داخلے کے لئے ضروری ہوں۔ اور ان سے کالج میں داخل ہونے کا راستہ کھل سکتا ہو۔ تو ان کے ساتھ ہی وہ کوئی حرفتی یا کسی اور پیشے کا کام بھی سیکھ سکتا ہے۔ جس سے وہ کچھ کمانے کے قابل بھی ہو سکے۔ وہ یہ دونو باتیں ایک ساتھ کر سکتا ہے۔ کیونکہ ایک ہی عمارت میں دونوں طرح کی تعلیم کا انتظام ہے۔

جس طریق کار کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ امریکی نظام تعلیم کا اہم فیچر ہے۔ اور بعض دوسرے ملکوں سے قطعی مختلف ہے۔

امریکہ میں نام نہاد خوشحال اور عام آدمی کے لئے الگ الگ طریق تعلیم کو پسند نہیں کیا جاتا۔ تربیت یافتہ مزدوروں کو بھی اتنا ہی اچھا معاوضہ اور تنخواہ دیتے ہیں۔ جسقدر دوسرے کاروباری تربیت رکھنے والے ماہرین کو۔

اس طرح ہائی سکول کی تعلیم کے دوران میں طلباء آسانی سے کسی بھی قسم کی تربیت اور تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جو طالبعلم کالج میں داخلے کی تیاری کر رہا ہے۔ وہ اس کے ساتھ ہی لکڑی کا کام سیکھ سکتا ہے۔ اور ایک طالبعلم جو زراعت کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ وہ نظم کا مضمون بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ پسند ہے۔

اس طرح ہائی سکول میں تعلیم کے چار برس ہیں۔ ۱۴ سے ۱۷ برس تک کی عمر کے ۸۵ فیصدی ساتھیوں کے ساتھ جن میں لڑکے لڑکیاں شامل ہیں۔ جان چار خاص مضامین کا روزانہ مطالعہ کرتا ہے۔ ہر مضمون کے لئے الگ ٹیچر ہیں۔ اور وہ ایک کے بعد دوسرے کمرے میں پڑھائی کے لئے جاتا ہے۔ ابتدائی سکول میں وہ ایک ہی کمرے میں ایک ٹیچر کے پاس تعلیم پا رہا تھا۔ دن میں اسے دو سے تین گھنٹے تک اپنا سبق وغیرہ یاد کرنے کے لئے ملتے ہیں۔ لیکن وہ کچھ کتابیں اپنے ساتھ بھی لے جاتا ہے۔ تاکہ رات کو بھی ایک دو گھنٹے مطالعہ کر سکے۔

ہائی سکول میں جان کے وقت کا ایک چوتھائی حصہ انگریزی زبان اور اظہار خیالات کے طریقے سیکھنے میں گذرتا ہے۔ اس کے وقت کا ایک اور بڑا حصہ معاشرتی مطالعے کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ جس میں عالمی تاریخ امریکی تاریخ اور حکومت کے مسئلے شامل ہیں۔ سکنڈری سکول میں جان سے یہ توقع رکھی جاتی ہے۔ کہ وہ ریاضی اور سائنس کے نصاب اختیار کرے گا۔ اس کے جو ہم جماعت کسی ٹیکنیکل کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ کچھ مزید مضامین کا بھی مطالعہ کرتے ہیں جسمانی اور صحت کے متعلق تعلیم کی بھی ضرورت ہے۔ جان نے جو حرفتی کام سیکھنا پسند کیا تھا۔ اس میں ۲ گھنٹے کارخانے میں لگانے پڑتے ہیں۔ باقی اختیاری مضامین میں سے جان شائد ہسپانوی زبان کا مطالعہ پسند کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سوچتا ہے کہ شائد کسی دن وہ میکسیکو جائے گا۔ اور امریکہ کے جنوب کی طرف اور ملکوں کو بھی دیکھے گا۔ ہائی سکولوں میں نصاب کے مطالعہ کے علاوہ دوسری سرگرمیوں میں حصہ لینا امریکنوں کی ایک خصوصیت ہے۔

ڈبیٹ کلب (تقریریں اور بحث مباحثے کرنے کے کلب) میں شامل ہو کر پبلک میں تقریریں کرنے کا فن سیکھتا ہے۔ اور اس میں اپنی بڑھتی ہوئی قابلیت کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے ان سرگرمیوں کو خود طالبعلم ہی شروع کرتے ہیں۔ اور وہی ان کو چلاتے ہیں۔

سکول انہیں کمروں کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ اور سکولوں کے [illegible] سے کچھ اشخاص ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ طالبعلم اپنی پسند کے مطابق ان سرگرمیوں میں سے کسی ایک میں حصہ لینے یا نہ لینے کا مجاز ہے۔

طلباء کے اس طرح کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کو ان کی صحت مندانہ علامت سمجھا جاتا ہے۔ خاص کر اس لئے کہ اپنے ملک (امریکہ) کی حکومت کی ذمہ داری اس کے تمام باشندوں پر لاگو ہوتی ہے۔ اس طرح سنہ ۱۹۵۱ء میں جان اپنے ۶۵۰ ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ۔ ہائی سکول کی تعلیم سے فارغ ہو کر کوئی کام شروع کرتا ہے اور اپنی روزی آپ کمانے لگتا ہے۔

ہم نے اوسط قسم کے طالب علم جان کا ذکر کیا۔ لیکن ہم اسی طرح مس میری کا بھی ذکر کر سکتے ہیں۔ تقریباً تمام لڑکیاں بھی ان ہی سکولوں میں پڑھتی ہیں: جن میں لڑکے پڑھتے ہیں اور ویسے ہی نصاب اور مضامین پڑھتی ہیں۔ ہائی سکول کے دنوں میں اکثر لڑکیاں۔ ہوم میکنگ گھر چلانے کی تربیت پاتی ہیں۔ اور لڑکے کوئی اور

(باقی)

انتخاب عہدیداران حلقہ جات انصار اللہ لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے مندرجہ ذیل حلقہ جات میں حلقہ وار مجالس انصار اللہ قائم کی گئی ہیں جن کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران انصار کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

زعیم :۔ قاضی عبد الحمید صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

مہتمم عمومی :۔ ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب D۔ 39۔ ماڈل ٹاؤن

مہتمم تعلیم تربیت :۔ قاری غلام مجتبیٰ صاحب C۔ 118۔ ماڈل ٹاؤن

" تبلیغ :۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال D۔ 33 "

" مال :۔ قریشی قمر احمد صاحب F۔ 69 "

(۲) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور

زعیم :۔ چوہدری محمد الدین صاحب محلہ رام گڑھ مکان ۱۵ گلی ۴ گنج مغلپورہ

مہتمم تبلیغ :۔ قاضی عبد الرحمن صاحب رحمان سٹریٹ ۸ "

" تعلیم تربیت :۔ حافظ فتح دین صاحب امام مسجد احمدیہ "

" مال :۔ میاں ولی محمد صاحب گلی ۱۹ مکان ۲۰ "

(۳) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور

زعیم :۔ شیخ محمد حسین صاحب معرفت پوسٹ بکس ۲۲۳ حلقہ سلطان پورہ

مہتمم عمومی :۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مکان ۴ گلی ۱۳ "

" تعلیم و تربیت :۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب بی۔ اے گلی ۱۶ "

" مال :۔ بابو محمد جمیل صاحب صدیق بلڈنگ گراؤنڈ ٹرنک روڈ "

" تبلیغ :۔ شیخ محمد عظیم صاحب ۱۸ "

(۴) جماعت احمدیہ حلقہ چھاؤنی لاہور

زعیم :۔ خواجہ محمد عثمان صاحب آرڈیننس ڈپو حلقہ لاہور چھاؤنی

مہتمم تبلیغ :۔ میاں محمد علی صاحب المعروف مبلغ صاحب مکان ۹۶۹ گلی ۲ چھاؤنی لاہور

" تعلیم تربیت :۔ شیخ ذاکر حسین صاحب ۳ ڈنگلٹن مال لاہور

" مال :۔ صوبیدار غلام رسول صاحب "

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع!

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت کو بلحاظ عمر تین تنظیموں میں منقسم فرما دیا ہوا ہے۔ یعنی پندرہ سال کی عمر کے بچوں کو مجلس اطفال میں اور پندرہ سے اوپر چالیس سال تک کے نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ میں۔ اور اس سے اوپر کے لوگوں کے لئے مجلس انصار اللہ مقرر ہے۔

پس جو لوگ خدام الاحمدیہ کی مدت کو ختم کر چکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انصار والی عمر میں داخل ہو گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اگر وہ پہلے کسی مقامی جماعت کی مجلس خدام کی تنظیم میں شامل ہیں۔ تو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زعیم یا ناظر صاحب کو خدام کی رکنیت سے ڈسچارج ہونے کے لئے درخواست دے کر اپنے نام اور پتہ وغیرہ سے دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ میں بھی اطلاع بھجوا دیں۔ تا مرکزیہ دفتر انصار اللہ خود بھی ایسے احباب کے نام خدام کی فہرست سے ڈسچارج کرائے اور تنظیم انصار میں شمولیت کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لا سکے۔

اور جس جماعت میں پہلے سے مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہونے کی وجہ سے کسی صاحب کا نام خدام کی رکنیت میں درج رجسٹر نہ ہوا ہو۔ یا اکیلے اکیلے رہتے ہوں۔ اور کسی جماعت میں شامل نہ ہوں انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے نام و پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تا تنظیم انصار میں شمولیت کے متعلق مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے۔ بہرحال کسی ایسے احمدی دوست کو جو چالیس سالہ عمر میں ہو۔ تنظیم انصار سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ سے فارم ممبری منگوا کر تنظیم انصار میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا :۔ یہ خاکسار کئی روز سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں صحت فرمائیں۔ (۲) چوہدری عبد العزیز اور سیر الکیمی احمدیہ مری روڈ۔ راولپنڈی۔ (۲) میرے دادا جان مولوی محمد شریف صاحب ۱۷ ستمبر کو انتقال فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کی بلندی درجات اور قرب الٰہی میں جگہ پانے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل عمر واقف زندگی (ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنیوالے ہمیشہ زندہ رکھے جائیں گے

(۱) "اسلام پر ہو تا زک دور گزر رہا ہے۔ اور احمدیت جس نیک مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس جہاد میں جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا جاری ہے شامل ہو۔ یہ ایسا کام ہے کہ شدید دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے" کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ ادا کر چکے۔ اگر نہیں تو آخری سہ ماہی جا رہا ہے خاص توجہ فرمائیں۔

(۲) "احمدیت اگر پھیلے گی۔ اور اسلام اگر ترقی کرے گا۔ تو انہیں لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ کرنا ہے ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کوئی کام لے رہا ہے۔ یہ ایک انعام ہے۔ جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ اور ان کے نام مجاہدین میں شمار رکھے جائیں گے" آپ تحریک جدید میں اگر شامل ہیں۔ تو یہ احسان الٰہی ہے۔ محاسبہ کریں کہ کسی سال کا بقایا تو نہیں۔ اگر ہو تو وہ بھی ادا کرنے کا فکر کریں۔ مگر ۳۰ نومبر ۱۹۵۳ء سے قبل۔ تا نام ۱۹ سالہ فہرست میں آجائے۔

(۳) "آخر سلسلہ کے کام آپ نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں پہلے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں" بشرطیکہ آپ فوری توجہ کریں۔

(۴) "مخلص یہ چاہتے ہیں۔ کہ کچھ تنگی ہے۔ خدمت بھی ہے کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے"

(۵) "مخلص یہیں۔ اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رکیں"

(۶) تحریک جدید کے سال رواں سے بہت وقت گزر چکا اور تھوڑا سا باقی ہے۔ آپ اپنے تحریک جدید کے وعدہ کا جائزہ لیں۔ اگر وعدہ پورا نہیں ہوا۔ تو اس ماہ میں واجب الادا رقم ارسال کر کے سو فیصدی ادا کر دیں۔ سو دفتر ہذا بار بار وعدہ اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ پس ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

(وکیل المال ربوہ)

آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت بیت المال کی طرف سے متعدد بار یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ بعض سیکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے۔ کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ چونکہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان باقاعدہ ماہوار حساب کی پڑتال نہیں کرتے۔ اس لئے یہ سقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔

نظارت ہذا اس کے ازالہ کے لئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے۔ کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں۔ کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ درج رجسٹر روزنامچہ ہو چکا ہے۔ رقم معہ تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ اور مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ارسال خزانہ باقی نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس رپورٹ کے ماہوار ارسال کرنے کا التزام فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

جماعت کے سچے مخلصین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی اشاعت میں تعاون کے لئے احباب جماعت سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے اپیل کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک خریداروں کی تعداد تسلی بخش ہے۔ اگر احباب رسالہ کی امداد اور خریداری کی طرف توجہ فرمائیں تو حضور علیہ السلام کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے ارشادات احباب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں اگر احباب پوری سعی فرمائیں۔ تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں :۔ "اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے بیعت کی حقیقت کو مدنظر رکھ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بڑی بات نہیں۔ بلکہ جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔" اگر احباب جماعت مندرجہ ارشاد کو بغور مطالعہ فرمائیں۔ تو بآسانی اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ حضور کی درد بھری اپیل ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف یہی نہ کہ جہاں احباب رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ وہاں ذی استطاعت اصحاب مطالبہ بھی ارسال فرمائیں۔ تا غیروں میں رسالہ بھجوایا جا سکے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے۔ (مینیجر)

ترکی کی ایک سیاسی پارٹی کے خلاف ملک کو مذہبی مملکت بنانے کے الزام میں مقدمہ

انقرہ ۲۷ ستمبر۔ ترکی کی "قوم پارٹی" کے تیرہ لیڈروں کے خلاف آج "مذہبی رجحانات کی ترویج کرنے اور ترکی کو مذہبی مملکت بنانے" کے الزامات میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی۔ "قوم پارٹی" کے لیڈر مسٹر مصطفیٰ ایمی ان پر یہ الزام بھی ہے کہ وہ ترکی میں خلافت اور بادشاہت قائم کرنے، عورتوں میں پردہ دوبارہ رائج کرنے، قرآن کو عربی میں شائع کرنے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی کوشش کر رہے تھے۔ سرکاری وکیل نے بنا مقدمہ ان لوگوں کے بیانات کی بنیاد پر قائم کیا ہے جنہوں نے اب "قوم پارٹی" سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ملزموں سے پوچھا جا سکے ان کے خلاف فرداً فرداً مقدمہ چلایا جائے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ قوم پارٹی کے سارے ملک میں دس لاکھ ممبر ہیں۔ توقع ہے کہ حکومت اس جماعت کو غیر قانونی جماعت قرار دے دے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر جرم ثابت ہو گیا تو ملزموں کو معمولی سزائیں دی جائیں گی۔

کرکٹ کا بلا دس ہزار میں نیلام ہوا

"خرید لیجئے پھر موقعہ نہیں ملیگا"

وزیراعظم کا کنویسنگ

کراچی ۲۷ ستمبر۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے آج کراچی جمخانہ گراؤنڈ پر کرکٹ کا ایک بلا نیلام کیا۔ فضل الدین برادرز لاہور کے مسٹر ممتاز نے سب سے زیادہ بولی لگائی۔ اور دس ہزار روپے میں یہ بلا خرید لیا۔ اس پر دونوں طرف صدر دستوریہ کی ٹیم اور وزیراعظم کی ٹیم کے ممبروں کے دستخط تھے۔ وزیراعظم نے کھڑے ہو کر بولی لگانی شروع کی۔ "سستا جا رہا ہے، خرید لیجئے! پھر یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا" بلے کی قیمت تیزی سے بڑھتی رہی۔ اور وزیراعظم قیمت بڑھواتے رہے۔ ایک بار وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی پیرزادہ عبدالستار کو پکڑ لائے اور کہا "پیرزادہ دس ہزار روپے کی بولی لگا رہے ہیں۔" شور مچنے لگا۔ اور پیرزادہ اپنا ہاتھ چھڑا کر یہ کہتے ہوئے بھاگے۔ "نہیں بھئی میرے پاس اتنے پیسے کہاں ہیں" آخر مسٹر ممتاز نے دس ہزار کی بولی لگائی۔ اور بلا ان کے نام چھوڑ دیا گیا۔ گورنر جنرل نے ان کو بلا دیا۔ مسٹر وحید علی نے نو ہزار روپے، ملک فیروز خان نون نے ایک ہزار روپے اور مسٹر حسن محمود نے ۷ ہزار روپے تک کی بولی لگائی تھی۔

وزیراعظم کی ٹیم نے صدر دستوریہ کی ٹیم کو ۵ وکٹ میں ہرا دیا

کراچی ۲۷ ستمبر۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی قیادت میں پاکستان پارلیمنٹ کے ممبران کی ٹیم نے صدر دستوریہ مولوی تمیز الدین خان کی ٹیم کو جس کے کپتان مسٹر احمد جعفر تھے ۵ وکٹ سے شکست دیدی۔ یہ میچ مہاجرین کے لئے مکانات تعمیر کرنے کے فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنے کی غرض سے کھیلا گیا تھا۔ اس فنڈ میں آج پچیس ہزار روپے سے زیادہ رقم جمع ہوئی۔ وزیراعظم نے کرکٹ کا ۲ کا ایک بلا دس ہزار روپے میں نیلام کیا۔ اس کے علاوہ ایک تاجر مسٹر فخر الدین تو ادوالے نے بھی دس ہزار روپے کا عطیہ دیا۔

سابق فوجیوں کے عالمی ادارے کے سیکرٹری جنرل

کراچی ۲۷ ستمبر۔ مسٹر ایلیٹ ایچ نیوکومب سیکرٹری جنرل ورلڈ فیڈریشن یہاں آنے والے ہیں۔ تاکہ دس روز تک پاکستان میں سابق فوجیوں کے اداروں سے معلومات حاصل کریں۔ بہاولپور، لاہور اور کراچی میں فوجیوں کے ٹیکنیکل اسکول دیکھیں گے۔ پیر گوجرخان میں سابق فوجیوں کے ایک میٹنگ میں تقریر کریں گے۔ ان کے اسپتال دیکھیں گے۔ سابق فوجیوں کے عالمی ادارے کا پاکستان ممبر ہے اس کا ہیڈکوارٹر پیرس میں ہے جو ۱۹۵۳ء کے اجلاس میں میجر غلام حسین نے وہاں پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔ مسٹر نیوکومب حکومت پاکستان کی دعوت پر آئے ہیں۔

آزاد اقوام مل کر کمیونزم کا مقابلہ کر سکتی ہیں!

امریکی سینیٹر نولینڈ کا الوداعی پیغام

کراچی ۲۷ ستمبر۔ امریکی سینیٹ میں ری پبلکن پارٹی کے لیڈر سینیٹر ولیم ایف نولینڈ آج قاہرہ روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان آ کر انہیں بڑی خوشی ہوئی۔ اور وہ آئندہ پھر آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ آزاد اقوام چاہے وہ یورپ کی ہوں۔ یا ایشیا کی کمیونزم کا مل کر مقابلہ کر سکتی ہیں۔ انہوں نے کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے ایشیائی آزاد اقوام کے فوجی معاہدے سے متعلق تجاویز پر تبصرے سے انکار کیا۔

بھارت کے نئے چیف آف دی جنرل اسٹاف

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ میجر جنرل جے۔ این۔ چودھری ایڈجوٹنٹ جنرل کو عنقریب بھارتی افواج کا چیف آف دی جنرل اسٹاف مقرر کیا جائے گا۔

ٹیونس میں نئے فرانسیسی ریزیڈنٹ جنرل کی آمد

ٹیونس ۲۷ ستمبر۔ ٹیونس میں فرانس کے نئے ریزیڈنٹ جنرل ایم پیئر دو ہوٹ کلوک ۲۷ ستمبر کو پہنچ گئے ہیں انہوں نے ہوائی مستقر سے سلطان کے محل تک جاتے ہوئے بتایا کہ ٹیونس کے عوام کی جائز خواہشات کی تکمیل میں فرانس کوئی عذر نہیں کرے گا۔

لاہور کو طرز جدید کا شہر بنایا جائیگا

لاہور ۲۷ ستمبر۔ سید ہادی علی شاہ میئر نے کارپوریشن میں مخالف گروپ کے ممبروں سے اپیل کی کہ لاہور کو طرز جدید کا شہر بنانے میں تعاون کریں۔ تعلیمی اداروں کی عمارتوں کے لئے سید ہادی علی شاہ نے کہا۔ کہ ایسی تمام عمارتیں خالی کرا کے ان میں اسکول کھول دیئے جائیں گے۔

نئی دہلی میں کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا جلسہ

کراچی ۲۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ۹ اکتوبر کو منصوبہ کولمبو کی مشاورتی کمیٹی کا جو جلسہ نئی دہلی میں شروع ہو رہا ہے۔ اس میں پاکستانی وفد کے دو رکن آغا شاہی اور مسٹر وقار احمد آج نئی دہلی روانہ ہونے والے ہیں۔ ایک رکن مسٹر اکبر عادل پہلے ہی دہلی جا چکے ہیں۔ ابھی تک وزیر خزانہ مسٹر محمد علی کی روانگی کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

دولت مشترکہ کی کرکٹ ٹیم پاکستان آئیگی

لاہور ۲۵ ستمبر۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب دولت مشترکہ کی کرکٹ ٹیم جو آئندہ ماہ بھارت پہنچ رہی ہے۔ جنوری یا فروری میں پاکستان آئیگی۔ ابھی تک یہ طے نہیں ہوا۔ کہ یہ ٹیم کتنے عرصے تک پاکستان میں قیام کرے گی۔ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ اس ٹیم کے ساتھ چھ میچ جن میں دو ٹیسٹ بھی شامل ہیں۔ کھیلنے کی تجویز پیش کر رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۹ اکتوبر تک دولت مشترکہ کی ٹیم کا پروگرام معلوم ہو جائیگا۔

چودھری حمید اللہ کے خلاف عدالتی تحقیقات

راولپنڈی ۲۷ ستمبر۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل شیر احمد نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت آزاد کشمیر بہت جلد چودھری حمید اللہ سابق وزیر مالیات آزاد کشمیر پر عائد کردہ الزامات کی عدالتی تحقیقات کا حکم دینے والی ہے۔

روس کے صدر سخت علیل ہو گئے

لندن ۲۷ ستمبر۔ سفارتی حلقوں کے حوالے سے یہاں جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان کے مطابق روس کے صدر مارشل کلیمنٹ روشیلوف سخت علیل ہیں۔ ان کی عمر ۷۲ سال ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی سوویٹ

کراچی میں پانچ نمبروں والے نئے سنٹرل ٹیلیفون ایکسچینج کا افتتاح

کراچی ۲۷ ستمبر۔ گذشتہ شب ٹھیک بارہ بجے وزیر مواصلات سردار بہادر خان نے نئے سنٹرل ٹیلیفون ایکسچینج کا افتتاح کیا۔ اور ایکسچینج کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا۔ رات کے بارہ بجے سے شہر میں ۷ نمبروں والے ٹیلیفون کام کرنے لگے۔ کراچی کے ٹیلیفون سسٹم کو جدید طرز کا بنانے کے پروگرام میں نیا ایکسچینج بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے ۵ ہزار ٹیلیفون لائنز کام کرتی ہیں۔ مشہور جرمن فرم سیمنز اینڈ ہیلسکی سے ۲۵ لاکھ روپے کی لاگت پر یہ ایکسچینج خریدا گیا ہے۔ جرمن انجینیروں کی نگرانی میں پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کے انجینیروں نے یہ ایکسچینج لگایا ہے۔ جو پاکستان میں سب سے بڑا ہے۔ چھ مہینہ میں ایکسچینج لگانے کا کام ختم کیا گیا۔ مزید ۴ سو ٹیلیفون لائنز کے لئے ایک نیا چھوٹا ایکسچینج لگایا جانے والا ہے۔ نیا سنٹرل ایکسچینج وڈ اسٹریٹ پر سرخ رنگ کی ایک دو منزلہ عمارت میں لگا ہوا ہے۔ جو چار لاکھ روپے کے خرچ سے بنائی گئی ہے۔ نئی عمارت میں دو اور منزلوں کا اضافہ کئے جانے کا امکان ہے۔ نئے ایکسچینج سے سو میل لمبا کیبل ۵ لاکھ روپے کے خرچ سے بچھایا گیا ہے اور ۴ ہزار میل لمبے کیبل کنڈکٹر لگائے گئے ہیں۔ کراچی میں ٹیلیفون لائنز بڑھنے کی وجہ سے ۵ نمبروں والا ڈائیل سسٹم رائج کیا گیا ہے۔ کیونکہ اب اسی طرح ۹۹ ہزار ۹ سو ننانوے تک ٹیلیفون نمبر دیئے جا سکتے ہیں۔ پہلے صرف ۹ ہزار ۹ سو ننانوے تک نمبر دیئے جا سکتے تھے۔

فی الحال شہر میں ۴ نمبر اور ۵ نمبر والے دونوں قسم کے ٹیلیفون کام کریں گے۔ گارڈن و کنٹونمنٹ ایکسچینج ۴ نمبر والی ٹیلیفون لائنز کو چلائیں گے۔ عنقریب ان لائنز کو بھی ۵ نمبر والی لائنز میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ مارچ ۱۹۵۳ء میں کراچی میں ۹ ہزار ایک سو ۵۱ ٹیلیفون کام کر رہے تھے۔ جبکہ تقسیم سے قبل شہر میں صرف ۳ ہزار ٹیلیفون تھے۔ عنقریب منگھوپیر اور پاک کیپٹل ایکسچینج کو بھی آٹومیٹک ایکسچینج میں تبدیل کیا جانے والا ہے۔

ترک سفیر کی واپسی کا مطالبہ

۲۷ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر نے ترکی سے کہا ہے۔ کہ ترک سفیر متعینہ مصر جو آج کل قاہرہ سے غیر حاضر ہیں۔ مصر واپس نہ آئیں۔ تو بہتر ہے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ حکومت نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے۔ کہ نیم سرکاری ذرائع نے ۲۲ ستمبر کو کہا تھا۔ کہ مشرق وسطیٰ کا ایک ملک جو معاہدہ اطلانتک کا ممبر بھی ہے۔ (ترکی) برطانوی سامراجیوں کی ناپاک سازش میں ان کی حمایت کر رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے مبصرین کے سامنے کمیونسٹ نعرے

سیول ۲۷ ستمبر۔ امریکہ اور جنوبی کوریا کے ان قیدیوں نے جو واپس جانا نہیں چاہتے اقوام متحدہ کے مبصرین کے سامنے زور دار مظاہرے کئے۔ انہوں نے کمیونسٹ ترانے گائے۔ نعرے لگائے اور مبصرین کو واپس جانے کیلئے کہا

برطانیہ کی ۸۰ ہزار فوج ڈیڑھ سال بعد سوئیز کا علاقہ خالی کردے گی

صرف ۴ ہزار برطانوی ماہرین مصر میں رہیں گے۔ دونوں ملکوں میں اصولی ...

لندن ۲۷ ستمبر۔ لندن کے اخبارات نے باخبر ذرائع کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان اصولی طور پر نہر سوئیز سے برطانوی فوجوں کو نکالنے کے سوال پر سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ سوئیز میں برطانیہ کی ۸۰ ہزار فوج موجود ہے جسے آئندہ ۱۸ ماہ میں نہر سوئیز کے علاقہ سے بلا لیا جائے گا۔ برطانیہ کے فوجی اڈوں اور اسلحہ کی حفاظت کے لئے بہرحال ۴ ہزار برطانوی ماہرین رکھے جائیں گے۔ جن کی کمان ایک مصری کے سپرد ہوگی۔ یہ چار ہزار ماہرین بھی چھ سال کے بعد نہر سوئیز سے نکال دیئے جائیں گے۔ ابھی اس امر پر سمجھوتہ نہیں ہوا ہے کہ یہ ماہرین فوجی وردی پہنیں یا نہیں۔ مصری اس پر اصرار کر رہے ہیں کہ ان ماہرین کو فوجی وردی نہ پہنائی جائے۔ اگر آئندہ چند روز میں یہ معمولی اختلافات بھی دور ہوگئے۔ تو دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتہ ہوجائے گا۔ اس سمجھوتہ کے ماتحت مصر سوئیز کے علاقہ سے گزرنے والے برطانیہ کے بحری جہازوں اور طیاروں کو خاص مراعات دے گا۔

گورنر جنرل اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں حیدرآباد جائیں گے

حیدرآباد ۲۷ ستمبر۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں حیدرآباد آئیں گے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سندھ کے اس مرکزی مقام پر ایک جلسہ عام کو بھی خطاب کریں گے۔ مسٹر غلام محمد پہلے گورنر جنرل ہیں۔ جو سندھ کے دورے پر آرہے ہیں۔

حکومت شام نے اسرائیل کی حکومت کو ۴۸ گھنٹے کا الٹی میٹم دیدیا

دریائے اُردن کا رُخ پھیرنے کا کام بند نہ ہوا۔ تو شام طاقت استعمال کریگا

دمشق ۲۷ ستمبر۔ حکومت شام نے حکومت اسرائیل کو ایک الٹی میٹم بھیجا ہے کہ دریائے اُردن کا رُخ پھیرنے کی کوشش ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر بند کردی جائے ورنہ حکومت شام طاقت کے ذریعہ اس کام کو روکنے پر مجبور ہوجائے گی۔ اقوام متحدہ کے مبصرین کے لیڈر کے ذریعہ یہ الٹی میٹم بھیجا گیا ہے۔ اسرائیل نے اقوام متحدہ کی ہدایت کو بھی ٹھکرا دیا ہے۔ شام کا کہنا ہے کہ دریا کا رُخ پھیرنے سے شام میں زرعی آب پاشی اور دفاعی لائن کو نقصان پہنچے گا۔

جاپان میں خوفناک طوفان ڈیڑھ سو ہلاک

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ جاپان میں جو کل تباہ کن طوفان آیا تھا۔ اس میں اب تک غیر سرکاری اندازوں کے مطابق ڈیڑھ سو افراد ہلاک ۶۰۸ افراد زخمی اور ۱۳۹ لاپتہ ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس طوفان میں ۱۳۱۳ مکانات تباہ ہوئے ہیں۔ فصلوں اور پھلوں کے باغات کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔

وزیر مالیات آج کراچی پہنچیں گے

کراچی ۲۷ ستمبر۔ مسٹر محمد علی وزیر مالیات و اقتصادی امور ۲۸ ستمبر کو جنیوا سے کراچی واپس آرہے ہیں۔ مسٹر محمد علی بین الاقوامی بینک برائے تعمیر و ترقی کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کرنے واشنگٹن گئے تھے۔ یہ اجلاس ۹ ستمبر کو واشنگٹن میں منعقد ہوا تھا۔ موصوف نے وہاں اپنے دوران قیام میں ان قرضوں کے متعلق جن کے واسطے حکومت پاکستان نے درخواست کی ہے۔ عالمی بینک کے نمائندوں سے گفت و شنید بھی کی تھی۔ اور مزید گفتگو جاری رکھنے کی توقع ہے۔

برطانیہ میں تیرہ سال بعد شکر کا راشن ختم ہوگیا

لندن ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ میں آج تیرہ سال کے بعد شکر کا راشن ختم کردیا گیا۔ برطانوی وزارت خوراک کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کے پانچ کروڑ باشندوں کے لئے شکر کا کافی اسٹاک موجود ہے۔ اور توقع ہے کہ راشننگ ختم ہونے کے بعد قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فی الحال شکر کی درآمد صرف حکومت کرے گی۔

جاپان میں سیلاب عظیم کی تباہ کاریاں

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ جاپان میں زبردست بارش، سمندری طوفان اور آندھی کے بعد کل سورج نکل آیا۔ اس طوفان سے وسطی جاپان میں ۵۰ سو افراد مرے اور ۵ لاکھ کے قریب بے گھر ہوگئے۔ پولیس نے خبر دی ہے کہ ۱۰ آدمی مرے ہیں ۱۸۴ زخمی ہوئے اور ۱۸۰ لاپتہ ہیں۔ ڈیڑھ کروڑ پونڈ کا مالی نقصان ہوا ہے۔

کراچی میونسپل کارپوریشن کے عملے کی تنخواہوں کے نئے اسکیل کا اعلان

کراچی ۲۷ ستمبر۔ حکومت پاکستان کے ایک غیر معمولی گزٹ مورخہ ۲۶ ستمبر میں کراچی میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کی تنخواہوں کے نئے اسکیل کا اعلان کیا گیا ہے۔ گزٹ میں کارپوریشن کے ۱۲۹ قسم کے ملازمین کی تنخواہوں کے موجودہ اسکیل درج ہیں نئے اسکیل یکم مارچ ۱۹۵۳ء سے نافذ کئے گئے ہیں۔ اور ان کا اطلاق کراچی میونسپل کارپوریشن کے اسے شیڈول اسٹاف پر ہوگا۔ مگر ان کا اثر ان افسروں اور ملازمین پر نہیں ہوگا۔ جنہیں کنٹریکٹ پر رکھا گیا ہے۔ اس نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے۔ کہ آئندہ صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد کسی شخص کو کنٹریکٹ سسٹم پر ملازم نہیں رکھا جائیگا۔ اس کے علاوہ کسی ملازم کو نئے مقرر کردہ اسکیل سے کم تنخواہ نہیں دی جائے گی۔ اور نہ ہی کسی ملازم کو اس سے زیادہ تنخواہ ملے گی۔

نوٹیفکیشن میں کل ۱۳ قواعد درج ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اگر ان قواعد کے متعلق فنانشل ایڈوائزر اور میونسپل کمشنر کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہوجائے۔ تو یہ معاملہ صوبائی حکومت کے سپرد کیا جائیگا۔ جس کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ تنخواہوں کے نئے اسکیل کے علاوہ کارپوریشن کے بعض افسروں کے لئے موٹر کار الاؤنس اور بعض ملازمین کے لئے سائیکل الاؤنس بھی مقرر کیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے۔ کہ کارپوریشن کے تمام افسروں اور دیگر عملے کو یکم مارچ ۱۹۵۳ء سے مرکزی حکومت کے موجودہ قواعد کے مطابق مہنگائی الاؤنس۔ مکان کے کرائے کا الاؤنس۔ ضروریات زندگی کا الاؤنس بھی ملے گا۔ قواعد میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ملازمین موجودہ یا نئے اسکیل میں سے اپنے لئے کسی ایک کو منتخب کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مستقل ملازمین کے لئے ترقی کی شرح کے مطابق تنخواہ مقرر کرنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ نئے اسکیل کے مطابق میونسپل کارپوریشن کے کسی ملازم کی تنخواہ ۶۰ روپے سے کم نہیں ہوگی۔ اس وقت کارپوریشن میں ایسے بھی ملازمین ہیں۔ جن کی تنخواہ صرف تیس روپے سے شروع ہوتی ہے۔ اس طرح نچلے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں عام طور پر اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان کابینہ کا ہنگامی اجلاس

کراچی ۲۷ ستمبر۔ آج وزارت پاکستان کی کابینہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر خزانہ چوہدری محمد علی کے سوا باقی تمام مرکزی وزراء شریک ہوئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس اجلاس میں کس موضوع پر غور کیا گیا۔

اختر علی خان کی پیرول پر رہائی

مری ۲۷ ستمبر۔ مولوی اختر علی خان کو ۱۵ روز کے لئے پیرول پر رہا کیا گیا ہے۔ آپ آج مری سے اپنے والد مولانا ظفر علی خان کو لے کر لاہور آرہے ہیں جن پر فالج گرپڑا ہے۔ اور ان کا دماغ بہت متاثر ہوا ہے۔

اقوام متحدہ کی اسمبلی کا اجلاس ماسکو میں ہوگا

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ کیا روس آئندہ سال اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ماسکو میں منعقد کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔ یہاں کے مبصرین کا خیال ہے کہ کریملن اس قسم کی پیشکش پر غور کر رہا ہے۔ ان کے خیال کی بنیاد اس ہفتہ روس کے اقوام متحدہ کے افسروں کی سفارتی حفاظت کی کنونشن کی تصدیق کر دینے پر ہے۔ گذشتہ سال تک اقوام متحدہ کی اس کنونشن کی مزاحمت کرنے کے بعد اب اس کی توثیق کو بہت اہمیت دی جارہی ہے۔

بابائے اُردو واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۷ ستمبر۔ بابائے اُردو مولوی عبدالحق صاحب جو ایک ماہ سے کوئٹہ میں مقیم تھے۔ آج لاہور ہوتے ہوئے واپس کراچی پہنچ گئے۔

"لال قلعہ سے لالوکھیت"

کراچی ۲۷ ستمبر۔ "لال قلعہ سے لالوکھیت تک" یہ اس ڈرامے کا عنوان ہے جو انجمن ترقی اُردو کی طلائی جوبلی کے دوران ۱۹ اکتوبر کو پیش کیا جائے گا۔

بمبئی کے دو مسلمان لیڈروں کو بھارت سے نکل جانے کا حکم

ہائیکورٹ نے حکم امتناعی جاری کردیا

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ دو مسلمان محمد علی ناصر علی اور بختیار خان نوشاد خان نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے احکامات کے خلاف بمبئی ہائیکورٹ میں درخواست دی ہے جنہیں بھارت سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ دونوں مسلمان احمدآباد مل مزدور یونین کے عہدیدار ہیں یہ مزدور جماعت کمیونسٹوں کے زیر اثر ہے۔ ہائیکورٹ نے ان درخواستوں پر عارضی حکم امتناعی جاری کردیا ہے۔

مدراس ۲۷ ستمبر۔ پرجا سوشلسٹ لیڈر مسٹر ٹی پرکاشم نے پارٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ نئے صوبہ آندھرا میں کانگریسی وزارت بنائیں گے۔ مسٹر چندو لال ترویدی نئے صوبہ کے گورنر ہوں گے